(۱) ضرر کا تعلق ماں اور بچہ دونوں سے ہوگا (۲) ضرر کا تعلق صرف ماں سے یا (۳) صرف بچے سے ہوگا۔
چوتھی صورت یہ ہو سکتی ہے کہ عورت کو حمل اور رضاع کی حالت سے فرصت ہی نہ ملے۔

پہلی اور دوسری صورت میں عورت صرف قضاء کرے اس پر کوئی فدیہ نہیں۔ تیسری صورت میں عورت قضاء کے ساتھ ایک رطل تقریباً آدھا کلو عرف کے مطابق طعام ادا کرے۔

چوتھی صورت میں صرف فدیہ نصف صاع تقریباً سوا کلو طعام عام کھانے سے ادا کرے۔ موجودہ حالات کے مد نظر اپنی طرف سے زیادہ بھی دیں تو بڑی اچھی بات ہے۔ میں نے بعض علماء کو بوڑھے والدین کے روزہ کے فدیہ کے لئے مسکینوں کو گھر کھانے پر بلاتے دیکھا ہے۔

سوال: سقط کے لئے غسل اور نماز جنازہ کا کیا حکم ہے؟ (سائل محمد عیسیٰ)

جواب: شوکانی نے احمد اور ابو داؤد کی روایت نقل کی ہے السقط يصلى عليه ويدعى لوالديه بالمغفرة والرحمة سقط پر نماز جنازہ پڑھی جائے اور اس کے والدین کے لئے مغفرت اور رحمت الٰہی کی دعا کی جائے۔
سقط تین طرح ہوتا ہے (۱) چار ماہ سے قبل ہونے والا سقط (۲) چار ماہ کے بعد مردہ پیدا ہونیوالا سقط (۳) زندہ پیدا ہونے کے فوراً بعد مرنے والا۔

پہلی صورت میں غسل و نماز جنازہ کا کوئی بھی قائل نہیں۔ تیسری صورت میں غسل و نماز جنازہ سے کسی کو انکار نہیں۔

البتہ چار ماہ کے بعد جنین میں جان پڑ جاتی ہے اور اگر مر جائے اس پر لفظ میت کا اطلاق ہو سکتا ہے اس لئے امام شافعی وغیرہ اس بات کے قائل ہیں کہ اس کو غسل دے کر نماز جنازہ پڑھی جائے۔

میرے خیال میں اگر بچہ کے اعضاء مکمل ہو گئے ہوں جس کو غسل دے سکے تو غسل دے کر نماز جنازہ پڑھی جائے۔ اس میں والدین کی طمانیت کا باعث بھی ہے۔ واللہ اعلم

سوال: نماز عیدین اور جنازہ کی تکبیرات میں بعض لوگ رفع الیدین نہیں کرتے اور اکثر لوگ کرتے ہیں کیا دونوں کی گنجائش ہے یا صرف ایک صورت درست ہے؟ (سائل، عبدالرحیم)

جواب: نماز جنازہ و عیدین کی تکبیرات میں رفع الیدین کرنا راجح مسلک ہے۔ بیہقی میں ابن عمر سے موقوف صحیح روایت ہے جس کو امام بخاریؒ نے اپنی صحیح میں تعلیقاً ذکر کیا ہے۔ ابن عباس سے بھی صحیح منقول ہے۔ انه كان يرفع يديه فى جميع تكبيرات الجنازة دونوں جلیل القدر صحابی تمام تکبیرات میں رفع یدین کرتے تھے۔ اس کے خلاف روایات کے متعلق حافظ ابن حجر نے لا يصح فيه شئ کہا ہے۔ (اس مسئلے پر ان شاء اللہ شمارہ نمبر 5 میں "تجہیز و تکفین" کے قسط ثانی میں مزید تفصیل پیش کیا جائے گا۔ (ادارہ)

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

محمد اسماعیل عبداللہ

۲۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع :

حقیقی محبت اور عقیدت کا تقاضا یہی ہے کہ محبوب جس چیز کا حکم دے اس پر عمل کریں جس چیز سے روکے اس سے رک جائیں کیونکہ دعوائے محبت بغیر اطاعت و فرمانبرداری کے لاحاصل اور لغو ہے اور صرف زبانی دعوائے محبت بغیر اتباع کے فضول ہے۔

یہی وجہ ہے کہ ایک صحابی جو حقیقی محبّ اور متبع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھے۔ وہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس تشریف لاکر عرض کرنے لگے یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) میں آپ کو اپنی جان اور بال بچوں سے زیادہ محبوب رکھتا ہوں جب میں گھر میں بال بچوں کے ساتھ ہوتا ہوں اور آپ کو یاد کرتا ہوں تو جب تک آپ کو دیکھ نہیں لیتا تب تک مجھے قرار نہیں آتا تو سب بال بچوں کو چھوڑ کر آپ کے پاس دوڑتا ہوا آتا ہوں۔ آپ کو دیکھ کر تسلی ہو جاتی ہے اور دل کو قرار آجاتا ہے۔ لیکن مجھے ایک فکر لاحق ہوئی ہے کہ وانی ذکرت موتی وموتك فعرفت انك اذادخلت الجنة رفعت مع النبيين وان دخلتها لااراك فانزل اللّٰه تعالٰی۔ ﴿ومن يطع اللّٰه والرسول فاولٰئك مع الذين انعم الله عليهم من النبيين و الصديقين والشهداء والصالحين وحسن اولٰئك رفيقا o (النساء ٦٩) اور جب مجھے اپنی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی موت یاد آئی تو مجھے معلوم ہوا کہ آپ جب جنت میں داخل ہوں گے تو آپ کے درجات بلند ہوں گے انبیاء کے ساتھ اور میں جنت میں داخل ہو بھی جاؤں تو آپ کی رؤیت مجھے نصیب نہ ہوگی تو مجھے کیسے چین اور سکون نصیب ہوگا۔ تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی کہ ''جو کوئی اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے تو وہ ان لوگوں کے ساتھ ہوگا جن پر اللہ نے انعام کیا۔ یعنی انبیاء وصدیقین، شہداء اور صالحین کے ساتھ اور یہ کتنے ہی اچھے ساتھی ہیں۔

اس آیت کریمہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ محبت بغیر اتباع کوئی حقیقت نہیں رکھتی۔ کیونکہ اس صحابی نے انتہائی محبت اور عقیدت کا اظہار کیا تھا لیکن اللہ تعالیٰ نے محبت اور عقیدت کا معیار اور کسوٹی صرف اتباع کو قرار دیا اور فرمایا کہ جو کوئی اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرے تو اس کے لئے یہ صلہ ہوگا۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے اطاعت رسول کو اللہ سے محبت کی نشانی بتائی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت کو اپنی

اطاعت قرار دیا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کو اپنی نافرمانی قرار دیا۔

۱۔قل ان کنتم تحبون اللّٰہ فاتبعونی یحببکم اللّٰہ ویغفرلکم ذنوبکم (آل عمران ۳۱) آپ کہہ دیجئے اگر تمہیں اللہ تعالیٰ سے محبت ہے تو آؤ تم میری پیروی کرو اللہ تعالیٰ تم سے محبت رکھے گا۔

۲۔من یطع الرسول فقد اطاع اللّٰہ (النساء ۸۰) جو کوئی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت کرے یقیناً اس نے اللہ کی اطاعت کی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کو اللہ کی اطاعت سے تعبیر اس لئے کیا گیا ہے کہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو کچھ فرمائے وہ اللہ کی طرف سے وحی کردہ ہے۔ فرمایا

۳۔ وما ینطق عن الھوٰی o ان ھوالا وحی یوحی o (النجم ۳۔۴) میرے پیارے بندے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہ شان نہیں کہ وہ اپنی خواہشات سے کوئی بات کہ دے یا کوئی حکم صادر فرمائے بلکہ وہ تو اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرف سے وحی ہے جو ان کی طرف وحی کی گئی۔

۴۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کی زندگی کو تمام امتیوں کے لئے ایک نمونہ قرار دے کر فرمایا ﴿لقد کان لکم فی رسول اللّٰہ اسوۃ حسنۃ﴾ (الاحزاب ۲۱) تحقیق تمہارے لئے اللہ کے نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی میں ایک بہترین نمونہ ہے۔ لہٰذا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے مطابق اپنی زندگیوں کو سنوارو۔

جس طرح اللہ تعالیٰ نے اللہ کے نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع وفرمانبرداری کی بہت تاکید قرآن مجید میں بیان کی ہے اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے احکامات کی خلاف ورزی کرنے والوں کے لئے سخت وعید بھی سنادی ہے۔

۱۔ ﴿وما کان لمؤمن ولا مئومنۃ اذا قضی اللّٰہ ورسولہ امرا ان یکون لھم الخیرۃ من امرھم ومن یعص اللّٰہ و رسولہ فقد ضل ضلالاً مبینا o﴾ (الاحزاب/۳۶) کسی مومن اور مومنہ کے لئے یہ ہرگز لائق نہیں جب اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کوئی فیصلہ کریں تو اس میں وہ اپنی مرضی چلائیں۔ اور جو کوئی اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نافرمانی کریں تو وہ واضح گمراہی میں پڑ گیا۔

۲۔﴿ومن یشاقق الرسول من بعد ماتبین لہ الھدٰی ویتبع غیر سبیل المومنین نولہ ماتولی ونصلہ جھنم وسآءت مصیرا o﴾ (النساء ۱۱۵) جو کوئی ہدایت واضح ہونے کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مخالفت کرے اور مومنین کے راستے کو چھوڑ دے تو ہم اسے جہاں جانا چاہے ادھر ہی پھیر دیتے ہیں۔ اور پھر ہم ان کو جہنم میں پہنچا دیتے ہیں اور جہنم بہت برا ٹھکانہ ہے۔

۳۔ ﴿فليحذرالذين يخالفون عن امره ان تصيبهم فتنة اويصيبهم عذاب اليمo﴾ (النور ۶۳) محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرامین کی خلاف ورزی کرنے والوں کو دنیا میں فتنے اور آخرت میں عذاب الیم کے پہنچنے سے ڈرتے رہنا چاہئے۔

۴۔ ﴿ويوم يعض الظالم علٰى يديه يقول يٰليتنى اتخذت مع الرسول سبيلا o﴾ (الفرقان ۲۷) قیامت کے دن ظالم اپنے ہاتھوں کو افسوس اور ندامت کے مارے چبائیں گے اور کہیں گے کاش میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے راستے پر چلتا۔

احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں بھی اتباع سنت اور ترک بدعت کی بہت تاکید کی گئی ہے۔

۱۔ عن ابى هريرة رضى الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم كل امتى يدخلون الجنة الامن ابىٰ قيل ومن ابى قال من اطاعنى دخل الجنة ومن عصانى فقدابى (رواه البخاری) حضرت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میری امت کے تمام لوگ جنت میں جائیں گے مگر جو جنت میں جانے سے انکار کرے۔ صحابہ کرام نے فرمایا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جنت میں جانے سے کون انکار کر سکتا ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو میری اتباع کرے وہ جنت میں جائے گا اور جو نافرمانی کرے تو یقیناً اس نے جنت میں جانے سے انکار کردیا ہے۔

۲۔ عن انس رضى اللهعنه قال جاء ثلاثة رهط الى ازواج النبى صلى اللهعليه وآله وسلم يسألون عن عبادة النبى صلى اللهعليه وآله وسلم فلما اخبروا بها كانهم تقالوها فقالوا اين نحن من رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم وقد غفراللهله ما تقدم من ذنبه وماتأخر۔ فقال احدهم اما انا فاصلى الليل ابداً وقال الاخر انا اصوم النهار ابداً ولا افطر وقال الاخر انا اعتزل النساء فلا اتزوج ابداً فجاء النبى صلى الله عليه وآله وسلم فقال انتم الذين قلتم كذاوكذا اما والله انى لاخشاكم لله واتقاكم له لكنى اصوم و افطر واصلى وارقد واتزوج النساء فمن رغب عن سنتى فليس منى (متفق علیہ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں تین آدمی ازواج مطہرات کے پاس آئے اور انہوں نے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عبادت کے بارے میں سوال کیا تو جب انہیں خبر دیا گیا تو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عبادت کو کم سمجھ کر وہ آپس میں کہنے لگے "ہم اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیسے برابر ہو سکتے ہیں جبکہ اللہ تعالی نے ان

کے سابقہ اور لاحقہ تمام گناہ معاف فرمائے ہیں' لہذا ہمیں ان سے زیادہ عبادت کرنی چاہیے" ان میں سے ایک نے کہا میں رات بھر نماز پڑھتا رہوں گا کبھی نہیں سوؤں گا۔ دوسرے نے کہا میں دن کو ہمیشہ روزہ رکھوں گا کبھی ناغہ نہیں کروں گا۔ تیسرے نے کہا میں کبھی شادی نہیں کروں گا صرف اللہ کی عبادت میں مصروف رہوں گا۔ پھر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تشریف لا کر فرمایا "تم لوگوں نے ایسی ایسی باتیں کہہ دیں' اللہ کی قسم میں تم سب سے زیادہ اللہ سے ڈرنے والا ہوں اور سب سے زیادہ متقی ہوں۔ لیکن میں روزہ بھی رکھتا ہوں اور افطار بھی کرتا ہوں' نماز بھی پڑھتا ہوں اور سوتا بھی ہوں اور میں شادی بھی کرتا ہوں جو میری سنت سے منہ پھیر دے وہ مجھ سے نہیں" (متفق علیہ)

اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ کسی کام کو نیک عمل سمجھنے سے پہلے یہ دیکھنا بے حد ضروری ہے کہ کیا یہ عمل محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت کے مطابق ہے یا نہیں۔ اگر سنت کے مطابق ہو تو قابل قبول ہوگا ورنہ عمل مردود اور مسترد ہوگا۔

۳۔عن العرباض بن سارية رضى الله عنه قال صلى بنا رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم ذات يوم ثم اقبل علينا بوجهه فوعظنا موعظة بليغة ذرفت منها العيون ووجلت منها القلوب فقال رجل يا رسول الله صلى الله عليه وسلم كان هذه موعظة مودع فاوصنا فقال اوصيكم بتقوى الله والسمع والطاعة وان كان عبداً حبشيا فانه من يعش منكم بعدى فسيرى اختلافاً كثيرا فعليكم بسنتى وسنة الخلفاء الراشدين المهديين تمسكوا بها وعضوا عليها بالنواجذ واياكم ومحدثات الا مور فان كل محدثة بدعة وكل بدعة ضلالة (رواہ احمد وابو داؤد)

حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک دن نماز پڑھ کر ہماری طرف متوجہ ہوگئے پھر ہمیں انتہائی مؤثر وعظ فرمایا جس سے آنکھوں میں آنسو آگئے اور دل دہل گئے۔ ایک آدمی نے کہا "یہ الوداع کرنے والے کی وعظ اور نصیحت کی طرح ہے۔ لہذا ہمیں آپ وصیت کیجئے۔" تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "میں تمہیں تقویٰ اور سمع اور اطاعت کی وصیت کرتا ہوں اگرچہ تم پر ایک حبشی غلام کو بھی امیر بنایا جائے اور تم میں سے جو شخص میرے بعد زندہ رہے تو وہ بہت سے اختلافات کو دیکھے گا لہذا اس وقت تم میری اور میرے ہدایت یافتہ خلفاء راشدینؓ کی سنت کو مضبوطی سے تھامے رکھو اور ہر قسم کے بدعات اور خرافات سے بچے رہو۔ کیونکہ دین میں ہر نئی چیز بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے"۔

ان احادیث سے معلوم ہوا کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت اور طور طریقے کو چھوڑ کر دین میں

بدعات اور خرافات ایجاد کرنا کتنی بری بات ہے۔ اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو سوچ سمجھ کر سنت کے مطابق عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

محمدؐ کی اطاعت دین حق کی شرط اول ہے
اسی میں ہو اگر خامی توسب کچھ نامکمل ہے

۴۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود و سلام :

قال تعالیٰ ﴿ان اللہ وملئکتہ یصلون علی النبی یاایھاالذین اٰمنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیماً ٥ (الاحزاب ٥٦) اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر رحمت نازل فرماتا ہے اور اس کے فرشتے رحمت کی دعا کرتے ہیں۔ اے ایمان والو تم بھی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود اور سلام خوب بھیجا کرو۔ اس آیت کریمہ سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود اور سلام بھیجنے کی اہمیت اور فضیلت ثابت ہوتی ہے۔ احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود اور سلام بھیجنے کی تاکید ہے اور اس کے فضائل بہت زیادہ بیان ہوئے ہیں۔

۱: عن عبداللّٰہ بن ابی طلحۃ رضی اللّٰہ عنھما عن ابیہ ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ والہ وسلم جاء ذات یوم والسرور یری فی وجھہ۔ فقالوا یارسول اللّٰہ انا لنری السرور فی وجھك فقال انہ اتانی الملك فقال یامحمد اما یرضیك ان ربك عزوجل یقول انہ لا یصلی علیك احد من امتك الاصلیت علیہ عشرا ولا یسلم علیك احد من امتك الاسلمت علیہ عشرا قلت بلیٰ۔ (رواہ النسائی واحمد)

حضرت عبداللہ بن ابی طلحہ رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک دن تشریف لائے جبکہ خوشی اور مسرت کے آثار آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک چہرے پر نمایاں تھے۔ لوگوں نے کہا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم خوشی کے آثار آپ کے چہرہ مبارک پر دیکھتے ہیں۔ اس کی کیا وجہ ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "میرے پاس اللہ کا فرشتہ آیا اور کہا کہ اے محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کیا آپ راضی نہیں کہ اللہ عزوجل فرماتا ہے آپ کی امت میں سے جو بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک مرتبہ درود بھیجے میں اس پر دس رحمتیں نازل کروں گا اور جو بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام بھیج دے میں اس پر دس مرتبہ سلام بھیج دوں گا۔

۲: عن انس رضی اللّٰہ عنہ قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہعلیہ وآلہ وسلم من صلی علیّ صلاۃ

واحدة صلی اللّٰه علیه عشر صلوات وحط عنه عشر خطیئات (رواہ احمد) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو کوئی مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیج دے تو اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرمائے گا اور اس کے دس گناہ مٹا دے گا۔ یہی وجہ ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اکثر درود و سلام بھیجتے رہتے تھے۔

۳۔عن الطفیل بن ابی عن ابیه قال قال رجل یارسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وآله وسلم ارایت ان جعلت صلاتی کلها علیك قال اذن یکفیك اللّٰه ماهمك من دنیاك واخرتك (رواه احمد) حضرت طفیل بن ابی بن کعب اپنے باپ سے روایت بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا اے اللہ کے رسول اگر میں اپنے تمام اوقات آپ ﷺ پر درود اور سلام بھیجنے پر صرف کروں تو مجھے کیا فائدہ ہوگا؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا پھر تو اللہ تمہاری دنیاوی اور اخروی تمام پریشانیاں اور مصائب دور فرمائیں گے۔

اتنے فضائل درود پڑھنے والے کو جب حاصل ہیں تو پھر درود پڑھنے میں کوتاہی نہیں کرنی چاہیے۔

۴: عن علی بن الحسین عن ابیه ان رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وآله وسلم قال البخیل من ذکرت عنده فلم یصل علیّ (رواہ ترمذی و قال حسن غریب صحیح) حضرت علی بن حسین اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا وہ شخص بخیل اور کنجوس ہے جس کے پاس میرے مبارک نام کا ذکر کیا جائے پھر وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ جب بھی اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام گرامی سنے کم از کم صلی اللہ علیہ وسلم ضرور کہنا چاہیے۔

محبان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو درود و سلام پڑھتے وقت یہ حقیقت مد نظر رکھنی چاہیے کہ درود دراصل ایک دعا ہے جس میں اللہ پاک سے اپنے حبیب و خلیل صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر رحمتوں اور انعامات و اکرامات میں لگاتار اور روز افزوں اضافہ کرنے کا سوال کیا جاتا ہے۔ اور دعا عبادت کی ایک اہم قسم ہے۔

لہذا ہر عبادت کی طرح درود میں بھی صرف وہی الفاظ اور طریقے اختیار کرنے چاہئیں جو خود نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امت کو بتلائے ہیں۔ یہ الفاظ صحیح احادیث میں محفوظ ہیں۔ کسی مسلمان کے لئے یہ زیبا نہیں کہ زبان رسالت کے عطا کردہ موتیوں جیسے الفاظ کو ٹھکرا کر MADE IN INDIA اور MADE IN PAKISTAN ٹائپ کے درود گا کر اللہ پاک کی رحمت اور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت کا امیدوار بن

بیٹھے۔

اسی لئے جب رب ذوالجلال نے درود و سلام کا حکم فرمایا تو صحابہ کرام نے حسب دستور اس عبادت کی ادائیگی کیلئے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ہی سے رہنمائی فرمائی۔

درود کے صحیح الفاظ

حدیث نمبر ۱:

عن كعب بن عجرة قال قيل يا رسول الله ﷺ اما السلام عليك فقد عرفناه فكيف الصلاة عليك؟ قال قولوا "اللهم صل على محمد و على آل محمد كما صليت على ال ابراهيم انك حميد مجيد. اللهم بارك علىٰ محمد وعلى آل محمد كما باركت على ابراهيم انك حميد مجيد كعب بن عجرۃ فرماتے ہیں کہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے کہا گیا کہ آپ پر سلام کا طریقہ ہمیں آگیا (یعنی التحیات میں السلام علیک ایھا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ) آپ پر درود ہم کیسے بھیجیں؟ تو آپ ﷺ نے مذکورہ بالا طریقہ سکھایا۔

عن كعب بن عجرة رضى الله عنه قال قلنا يا رسول الله قد علمنا السلام عليك فكيف الصلاة عليك قال قولوا اللهم صل علىٰ محمد وعلى آل محمد كما صليت علىٰ ابراهيم وعلىٰ آل ابراهيم انك حميد مجيد وبارك على محمد وعلى آل محمد كما باركت على ابراهيم وعلى آل ابراهيم انك حميدمجيد۔ (رواہ ابن ابی حاتم) ان دونوں احادیث میں جو الفاظ آئے ہیں ان کے علاوہ بھی مختلف الفاظ سے درود اور سلام کا طریقہ وارد ہوا ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں ہمیشہ ہمیشہ آپ ﷺ پر درود اور سلام بھیجتے رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

جو خوش نصیب توحید ربوبیت' الوہیت اور اسماء و صفات میں صراط مستقیم پر گامزن سلف صالحین اور ائمہ دین مبین کے راستے پر سختی سے کاربند رہے اور دنیا کی کوئی تکلیف اور مصیبت اسے کسی غیر کے درگاہ' آستانہ' مزار اور مرقد پر دست بستہ کھڑا نہ کر سکے اس نے کلمہ طیبہ کے جزو اول لا الہ الا اللہ کی پاسداری کا شرف حاصل کیا۔

اس کے ساتھ وہ "محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم" کے تقاضوں کی بھی پاسداری کرتے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے سچی محبت کرے اور تمام عقائد' احکام' عبادات اور معاملات میں آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی سنت مطہرہ کی پیروی کرے اور آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر درود و سلام مسنون طریقے سے پڑھتا ہے اس نیک بخت نے اپنے پیر و مرشد ہادی برحق صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی شفقت و الفت حاصل کی جس کے نتیجے میں اسے روز محشر

شافع امت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت نصیب ہو گی۔

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفقت آپ ﷺ کی امت پر :

اللہ رب العزت کا ارشاد ہے :﴿لقدجاء كم رسول من انفسكم عزيز عليه ماعنتم حريص عليكم بالمؤمنين رؤف رحيم ۝﴾(التوبۃ ۱۲۸) تحقیق تمہارے ہاں تم ہی میں سے ایک رسول آیا ہے جس پر تمہاری تکلیف شاق گزرتی ہے اور تمہاری خیر خواہی کے نہایت شوقین اور خواہشمند ہیں اور وہ مومنوں پر انتہائی شفقت اور رحم والے ہیں۔

رحمت للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہ شفقت ورحمدلی رب ذوالجلال کی رحمت بے کراں کا پرتو ہے۔ ﴿فبما رحمة من الله لنت لهم﴾(آل عمران ۱۵۹)"اللہ پاک کی رحمت ہی سے آپ ان کے حق میں نرم دل ہیں" اسی وجہ سے آپ ﷺ بنی نوع انسان کی دنیاوی فلاح اور اخروی نجات کے لئے بے تاب اور ہر دم کمر بستہ اور دعا گو رہتے تھے۔﴿ان تعذبهم فانهم عبادك وان تغفر لهم فانك انت العزيز الحكيم ۝﴾(المائدہ ۱۱۸) "اے اللہ اگر آپ انہیں عذاب دیں تو یقیناً یہ آپ کے بندے ہیں اور اگر آپ انہیں بخش دیں تو یقیناً آپ ہی غالب، حکمت والے ہیں" کی تفسیر میں روایت ہے :عن ابی ذر قال صلی النبی صلی اللّٰه علیه وآله وسلم ذات لیلة فقرا بآیة حتی اصبح قلت یا رسول اللّٰه ﷺ مازلت تقرأ هذه الاٰیة حتی اصبحت ترکع بها و تسجد بها قال انی سألت ربی عزوجل الشفاعة لامتی فاعطا نیها وهی نائلة ان شاء اللّٰه لمن لا یشرك باللّٰه شیئاً(تفسیر ابن کثیر ۱/ ۵۶۷ بحوالہ مسند احمد) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک دفعہ رات کو نماز پڑھی جس میں صرف ایک آیت پڑھی اور صبح تک یہی پڑھتے رہے۔اور رکوع سجود کرتے رہے۔ میں نے کہا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ رات بھر ایک ہی آیت پڑھتے اور رکوع، سجود کرتے رہے ہیں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا"میں نے اپنے رب سے اپنی امت کے لئے شفاعت کا سوال کیا ہے اور میری شفاعت ان شاء اللہ ہر اس شخص کو نصیب ہو گی جو اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں۔

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ ﷺ امت کی نجات اور کامیابی کے کتنے خواہش مند اور حریص تھے۔اس کا اندازہ واقعہ طائف سے بخوبی ہو سکتا ہے کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اہل طائف کے پاس اپنے رب کا پیغام پہنچانے تشریف لے گئے تو بجائے آپ ﷺ کی تکریم کرنے کے آپ ﷺ کی توہین کی۔ آپ ﷺ کو مارا پیٹا اور زخمی کیا اور اوباش قسم کے لوگوں کو اکسا کر آپ ﷺ کو شدید مشقت اور تکلیف دی۔لیکن رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ

وسلم نے بددعا نہیں دی بلکہ ان کی ہدایت کے لئے دعا کرتے ہوئے فرمایا اللھم اھد قومی فانھم لا یعلمون اے اللہ میری قوم کے لوگوں کو ہدایت دیجئے کیونکہ یہ لوگ جانتے نہیں۔

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت :

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قیامت کے دن اللہ پاک کی اجازت سے اپنی امت کے لئے شفاعت کریں گے اور آپ ﷺ کی شفاعت اللہ تبارک وتعالیٰ قبول و منظور فرمائیں گے۔ شفاعت پر ایمان اور یقین اھل سنت والجماعت کا متفقہ مسئلہ ہے۔ علامہ محمد بن علی بن ابی العز نے شفاعت کے آٹھ اقسام بیان کئے ہیں۔ ان میں سے مندرجہ ذیل اقسام اہم ہیں۔

۱۔ **الشفاعة العظمی**: یہ شفاعت ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے خاص ہے اور یہ تمام بنی نوع انسان کے حق میں حساب وکتاب کے آغاز کے لئے ہوگی۔ محشر میں لوگ انتہائی مشقت اور تکلیف میں ہوں گے وہ آپس میں مشورہ کریں گے کہ ہمیں کوئی سفارشی تلاش کرنا چاہئے تاکہ ہمارے بارے میں فیصلہ ہوجائے پھر وہ حضرت آدم علیہ السلام کے پاس جائیں گے پھر حضرت نوح علیہ السلام، پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام، پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام، پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جائیں گے۔ سب معذرت کریں گے۔ پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مشورے پر سب لوگ رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئیں گے تو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شفاعت کے لئے تیار ہوجائیں گے اور اللہ کے سامنے سجدے میں گر پڑیں گے اور اللہ کی حمد وثنا بیان کریں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائیں گے ارفع راسك وسل تعطه واشفع تشفع اپنے سر کو اٹھالیجئے سوال کیجئے دیا جائے گا، سفارش کردیجئے قبول کی جائے گی۔ تو اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالیٰ سے سب لوگوں کے حق میں شفاعت کرتے ہوئے حساب وکتاب شروع کرنے کی درخواست کریں گے۔ اس سے میدان محشر کی جانکاہ شدت سے چھٹکارے کی امید ہوگی۔

۲۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایسے لوگوں کے بارے میں شفاعت کریں گے جن کی نیکی بدی برابر ہو۔ وہ لوگ آپ ﷺ کے شفاعت سے جنت میں جائیں گے۔

۳۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مومنین کی بلندی درجات کے لئے شفاعت کریں گے۔

۴۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بعض خوش قسمت لوگوں کے حق میں شفاعت کریں گے کہ وہ بغیر حساب وکتاب کے جنت میں داخل ہوجائیں۔